

مقام حسنین کریمین علیہم السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں

﴿اصحابِ ثلاثہ (سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ) تعظیم کرتے تھے﴾

"كان الصديق يكرمه و يعظمه و كذلك عمر و عثمان"

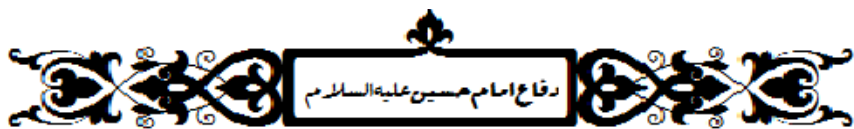
سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اسی طرح سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی ان کی تعظیم بجالاتے تھے۔

(الہدایہ والنہایہ ج 8 ص 218)

﴿سیدنا ابو ہریرہ قدموں سے گرد و غبار صاف کرتے ہیں﴾

ابوالمہزم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ کہ ہم کسی جنازہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ واپسی میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ تھک گئے۔ ذرا ستانے کے لیے بیٹھے تو۔۔۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے قدموں پر پڑی ہوئی گرد و غبار کو اپنی چادر سے صاف کرنے لگے۔ تو حضرت حسین

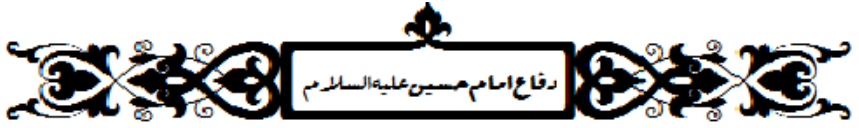


ﷺ نے فرمایا۔ کہ ابو ہریرہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ (ایسا نہ کیجئے)
 سیدنا ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا، روکیے مت مجھے پاؤں صاف
 کرنے دیجئے۔ آپ کی وہ عظمت جو مجھے معلوم ہے۔ اگر
 دوسرے لوگوں کو معلوم ہو جائے تو آپ کو اپنے کندھوں
 پر سوار کر لیں۔

(تاریخ دمشق ج 7 ص 128)

﴿حضرت ابو ہریرہ ﷺ جب بھی سیدنا حسین علیہ السلام کو دیکھتے اٹھکبار ہو جاتے﴾
 حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں۔

"ما رايت الحسين بن علي الا فاضت عيني دموعا وذاك ان
 رسول الله ﷺ خرج يوما فوجدني في المسجد فاخذ بيدي
 واتكا على فانطلقت معه حتى جاء سوق بني قينقاع قال وما
 كلني فطاف و نظر ثم رجع ورجعت معه فجلس في المسجد
 وقال لي ادع لي لكاع فاتي حسين يشد حتى وقع في حجره
 ثم ادخل يده في لحية رسول الله ﷺ فجعل رسول الله ﷺ

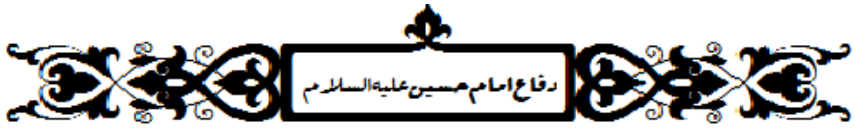


يفتح فم الحسين فيدخل فاه في فيه ويقول اللهم اني احبه
فاحبه"

میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو جب بھی دیکھا، میری
آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ایک دن حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے۔ میں مسجد میں
موجود تھا۔ مجھے دیکھا تو میرا ہاتھ پکڑا، چلنے لگے۔ میں آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا رہا۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قینقاع کے بازار
کی طرف جا نکلے۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات نہ کی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار کا چکر لگایا اور اچھی طرح دیکھا، پھر آپ
واپس لوٹے، میں بھی واپس لوٹا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھ گئے
اور مجھے کہا۔

"ادع لی لكاع"

نہے کو بلا کر لاؤ۔ پھر حسین رضی اللہ عنہ بھاگتے ہوئے آئے اور آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھ گئے اور اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی



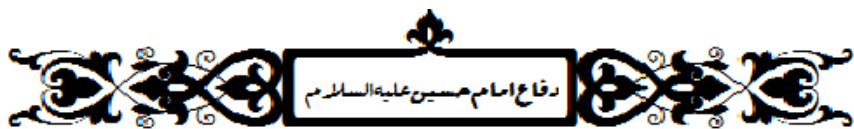
مبارک پر رکھا۔ تو رسولِ کریم ﷺ نے حسین رضی اللہ عنہ کا منہ کھولا
پھر اپنا منہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے منہ پہ رکھا اور فرمایا
"اللهم انی احبه فاحبه"

اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت
رکھنا۔

(مشترک الحاکم ج 3 ص 144 حدیث نمبر 4886)

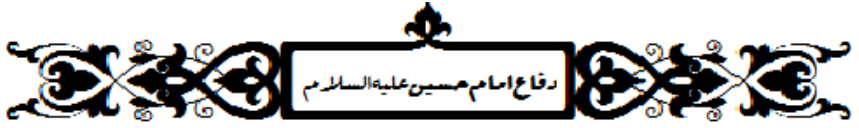
﴿سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سواری کی رقاب تھامتے ہیں﴾
مدرک بن ابی زیاد کا بیان ہے۔ کہ ہم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
کے باغ میں تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت حسن،
حضرت حسین رضی اللہ عنہم تشریف لائے۔ پھر جب جانے کے لیے
اٹھے،

"ثم قدمت دابة الحسن، فأمسك له ابن عباس بالركاب
وسوى عليه"



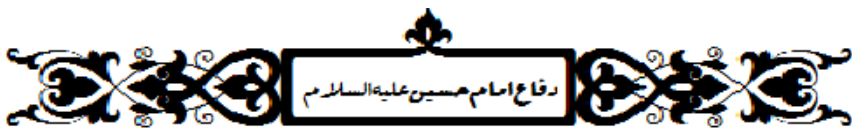
حسن کی سواری لائی گئی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آگے بڑھ کر سواری کی رکاب تھام کر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو سوار کروایا
ثم جيء بدابة الحسين فأمسك له ابن عباس بالركاب وسوى عليه.

پھر جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سواری لائی گئی۔ تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سواری کی رکاب تھام کر انھیں سوار کروایا۔
فلما مضيا قلت: أنت أكبر منهما تمسك لهما وتسوي عليهما ؟
جب حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں چلے گئے تو میں نے ان سے کہا ،
کہ آپ انکی سواریوں کی رکاب تھام کر انھیں سوار کرواتے
ہیں۔ حالانکہ آپ ان سے عمر میں بڑے ہیں
فقال: يالكع، أتدري من هذان ؟ هذان ابنا رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم، أوليس هذا مما أنعم الله علي به أن
أمسك لهما وأسوي عليهما ؟.



تو انھوں نے فرمایا۔ ارے نادان تجھے کیا معلوم نہیں؟ کہ یہ
دونوں کون ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ہیں۔ کیا میرے
اوپر اللہ کا یہ احسان نہیں کہ میں نے ان کی سواریوں کی رکاب
تھام کر انھیں سوار کروایا ہے؟

(مختصر تاریخ دمشق ج 2 ص 401)

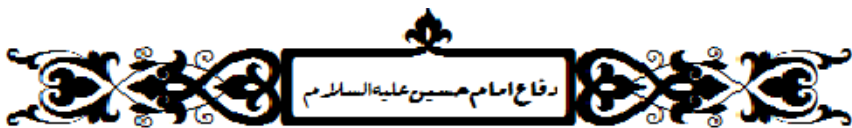


﴿عظمتِ امام حسین ائمہ کرام و محدثین عظام ﷺ کی نظر میں﴾

ابو نعیم الاصبہانی رحمہ اللہ

"أبو عبد الله الحسين بن علي بن أبي طالب ربحانة رسول الله صلى الله عليه وسلم، وشبيهه، أذن رسول الله صلى الله عليه وسلم في أذنه حين ولد، سيد شباب أهل الجنة، خامس أهل الكساء، وابن سيدة النساء، أبوه الذائد عن الحوض، وعمه ذوالجناحين، غذته أكف النبوة، ونشأ في حجر الإسلام، أرضعته ثدي الإيمان، وكان يشبه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنقه إلى كعبه خلقا ولونا، وسماء حسينا"

کہ آپ ﷺ رسولِ خدا ﷺ کے پھول اور آپ ﷺ کی شبیہ تھے۔ جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو نبی ﷺ نے کان میں خود اذان کہی۔ جو انانِ بہشت کے سردار ہیں۔

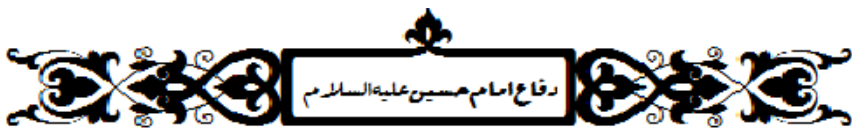


اہل کسا میں پانچویں ہیں۔ سیدۃ النساء فی اللہ کے بیٹے
ہیں۔ آپ ﷺ کے چچا ذوالجناحین (دو پروں والے) ہیں۔
دستِ نبوت سے غذا حاصل کی اسلام کی گود میں
پرورش پائی۔ شیر ایمان سے سیراب ہوئے۔ رنگ اور
بناوٹ کے لحاظ سے گردن سے لیکر ٹخنوں تک رسول
کریم ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ اور نبی کریم ﷺ
نے خود حسین نام رکھا۔

(معرفۃ الصحابہ ج 1 ص 63)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

"الحسین الشہید ابو عبد اللہ بن علی بن ابی طالب بن
عبد المطلب الامام الشریف الکامل سبط رسول اللہ
وریحانة من الدنيا و محبوبہ ابو عبد اللہ الحسین امیر
المومنین ابی الحسن علی بن ابی طالب"



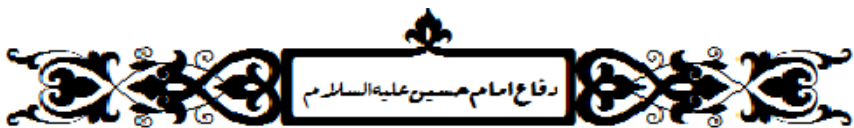
الحسین شہید ابو عبد اللہ پیشوا (اخلاق و کردار اور علم و عمل) میں
کامل، رسول اللہ ﷺ کے نواسے، نبی ﷺ کی زندگی کی
بہار اور آپ ﷺ کے محبوب

(سیر اعلام النبلاء ج 3 ص 380)

صلاح الدین خلیل صفدی رحمہ اللہ

"الحسین بن علی بن ابی طالب ریحانة رسول اللہ ﷺ
و ابن ابنة فاطمة الزهرة واحد سیدا شباب اهل الجنة
هو و اخوه و ابوه اهل البيت الذين اذهب الله عنهم
الرجس و طهرهم تطهيرا"

الحسین بن علی بن ابی طالب رسولِ خدا ﷺ کی زندگی کی
بہار، آپ ﷺ کی لختِ جگر فاطمہ کے فرزند، نوجوانانِ
بہشت کے دوسر داروں میں سے ایک ہیں۔ آپ اور
آپ کے برادر اور والد محترم اس گھرانے سے ہیں جن



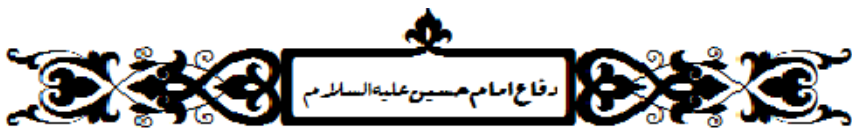
سے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھا ہے۔
اور اس طرح پاک صاف رکھا جس طرح پاک صاف
رکھنے کا حق ہے۔

علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ

نبی ﷺ کی زندگی کی بہار، سینے سے لیکر پاؤں تک نبی
ﷺ کی تصویر، جب ولادت ہوئی تو نبی ﷺ نے کان میں
اذان کہی۔ جو انسانِ جنت کے سردار اہل کسا (چادرِ تطہیر)
والوں میں سے پانچویں ہیں۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ
رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(اسد الغابہ ج 1 ص 363)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ



"السبط الشهيد بكر بلاء ابن بنت رسول الله فاطمة
الزهراء وريحانته من الدنيا السيد الكبير فليس على
وجه الارض يومئذ احد يساميه ولا يساويه"

نواسۂ رسول اللہ ﷺ شہید کربلا، رسول کائنات ﷺ کی
لختِ جگر فاطمۃ الزہراء کے فرزند دنیا میں آپ ﷺ کے
خوشنما پھول، سیدِ کبیر تھے۔ آپ کے دور میں روئے
زمین پر کوئی شخص ایسا نہ تھا جو آپ ﷺ کا مقابلہ کر سکتا۔
اور نہ ہی آپ کی برابری۔

علامہ ابن منظور افریقی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ:

"سبط رسول الله ﷺ وريحانته من الدنيا"

سبطِ پیغمبرِ خدا ﷺ اور آپ ﷺ کی دنیا کی بہار۔

(تاریخ دمشق 431)